بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L.5254

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

خطبہ نمبر ۱۹

یوم چہارشنبہ

۸ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۱۵ وفا ۱۳۳۸ ہش ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۱۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کیلئے قادیان میں خصوصی دعائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں امیر جماعت احمدیہ قادیان مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کا ۹ جولائی کا ارسال کردہ تار موصول ہوا ہے جس میں وہ اطلاع دیتے ہیں کہ
"قادیان کے تمام احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کر رہے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

"دعا پھر دعا پھر دعا"

"جو کچھ ہوگا دُعا ہی کے ذریعہ ہوگا"

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

میرے اس نوٹ کا پہلا عنوان صحیح مسلم کا ایک ٹکڑا ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کو بیان کیا گیا ہے جو نسیان والی بیماری کے ایام میں حضورؐ کی تھی اور حضور سمجھتے تھے۔ کہ اس کی وجہ سے میری تبلیغی کوششوں میں کوئی کمی نہ آجائے (صحیح مسلم بحوالہ فتح الباری جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲۸) اور دوسرا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کا حصہ ہے جو حضور نے دعا کے فلسفہ کی ذیل میں فرمایا تھا۔ اور ان دونوں کا مآل یہی ہے کہ بے شک الٰہی جماعتیں دنیا کے ظاہری اسباب کو بھی ضرور کام میں لاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی خدا کے پیدا کردہ اسباب ہیں۔ اور ان کو نظر انداز کرنا گویا ایک طرح سے خدائی حکومت سے بغاوت کا رنگ رکھتا ہے۔ مگر خدائی جماعتوں کا اصل بھروسہ روحانی اسباب پر ہوتا ہے۔ جنہیں حرکت میں لانے کا ذریعہ دُعا ہے۔

پس اب جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کسی قدر درمیانی افاقہ کے بعد پھر کچھ زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ جیسا کہ گزشتہ چند دن کی ڈاکٹری رپورٹوں اور خصوصاً آج کی رپورٹ سے ظاہر ہے تو میں احباب جماعت کو پھر زوردار تحریک کرتا ہوں کہ وہ حضور کی صحت اور کام کی لمبی عمر کے لئے دعا کرنے میں ہرگز غافل نہ ہوں

اس وقت جماعت ایک بہت نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی ترقی کے موعودہ مراحل کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اور قوموں کی زندگی میں یہ وقت بڑا نازک اور بڑا قابل فکر ہوا کرتا ہے۔ جبکہ انکی قیادت میں ذرا سی کمی یا کوتاہی اس کی ترقی کو بہت پیچھے ڈال سکتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ہوشیار کیا گیا ہے۔ کہ جب ترقی کا زمانہ آئے تو پہلے سے بہت زیادہ تسبیح (یعنی دعا) اور پہلے سے بہت زیادہ طلب مغفرت (یعنی دین کے راستہ میں جدوجہد) سے کام لینا۔ یہی سنہری رستہ ہماری جماعت کے لئے بھی ازل سے مقدر ہے۔ اور اگر جماعت نے اس ہدایت پر عمل کرنے میں سستی کی۔ تو پھر اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک اسوہ کے مطابق کہ دُعا ثم دُعا ثم دُعا جماعت کو بھی اس وقت دعاؤں میں غیر معمولی کثرت اور غیر معمولی استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ خدا کے علم میں دعا کی قبولیت کی کونسی گھڑی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ذرا سی سستی سے اس مبارک گھڑی کو کھو بیٹھیں۔

پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد سے ظاہر ہے۔ ہمیں یہ بات بھی کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ "جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔" حضور فرماتے ہیں:

"دعائیں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہام یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں .... مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور کس قدر محنت درکار ہوتی ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے۔"

اس کے سوا میں اس وقت کچھ نہیں کہتا۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

"رات نیند بہت کم آئی۔ اس وقت طبیعت بے چین ہے"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مری

مری ۱۳ جولائی بوقت ۹ بجے صبح بذریعہ فون

کل حضور کو بے چینی زیادہ رہی۔ رات نیند بہت کم آئی۔ اس وقت طبیعت بے چین ہے احباب کو الفضل سے معلوم ہو رہا ہوگا کہ تقریباً ہفتہ آٹھ دن سے حضور کی طبیعت پھر زیادہ خراب چلی آرہی ہے۔ اور بیماری کی کئی علامات بڑھ گئی ہیں۔ اور یہ ہماری شامت اعمال ہے۔ لہٰذا احباب کو نہایت گریہ زاری سے اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام کو اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹ بجے صبح۔ مری ۱۳ جولائی ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

مومن کی ہمدردی کا دامن تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہونا چاہیئے

جب قوم پر کوئی مصیبت آجائے تو پورے جوش کے ساتھ خدمتِ خلق میں حصہ لینا چاہیئے

یہ مت خیال کرو کہ تمہارے حسنِ سلوک کی قدر کی جائے۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا کی خاطر کرنا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء — بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
احباب کو

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر دو طرح کی ذمہ داریاں عائد کی ہوئی ہیں۔ ایک ذمہ داری اس کے نفس کی ہے جس میں اس کے عزیز اور رشتہ دار بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور ایک ذمہ داری اس کی قوم یا ملک کی ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ اس میں وہ تمام افراد شامل ہوتے ہیں۔ جو اس کی طرف کسی نہ کسی رنگ میں منسوب ہوتے ہیں۔ چاہے وہ انہیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اس نے انہیں دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اس ذمہ داری کو وسیع کیا جائے تو یہ انسانیت کی ذمہ داری کہلاتی ہے اور اگر اسے محدود کریں تو یہ ملکی قوم کی ذمہ داری بن جاتی ہے اور اگر اسے اور محدود کر دیا جائے تو ایک نسلی قوم یعنی ایک دادے کی اولاد کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بہرحال یہ ذمہ داری ایسی ہے جس میں جاننے یا نہ جاننے کا سوال نہیں۔ انسانوں کا ہر طبقہ اس میں شامل ہوتا ہے۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اسلام کے احکام میں

ان دونوں ذمہ داریوں کو مدنظر رکھا ہے۔ مثلاً انسان کی اپنی ذات ہے۔ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اس کا خیال رکھا جائے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ ایک مہاجر صحابی کے متعلق روایت آتی ہے کہ جب وہ اپنے انصاری بھائی کے گھر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان انصاری صحابی کی بیوی کے کپڑے نہایت میلے کچیلے ہیں۔ ان دنوں پردہ کے احکام ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اسے توجہ دلائی کہ

جسم اور لباس کی صفائی

رکھا کرو۔ کیونکہ مذہبی لحاظ سے بھی اور جسمانی لحاظ سے بھی یہ نہایت ضروری چیز ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے کیا صفائی رکھنی ہے۔ بیوی کی طرف توجہ کرنے والا تو خاوند ہوتا ہے لیکن تمہارے انصاری بھائی کو تو گھر کی پرواہ ہی نہیں۔ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور ساری رات نماز پڑھتا رہتا ہے۔ اسے دنیا کی طرف کوئی رغبت ہی نہیں ہے جب وہ انصاری گھر آئے۔ تو ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔ لیکن انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس پر مہاجر بھائی نے کہا جب تک تم کھانا نہ کھاؤ میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا مگر جب ان کے

مہاجر بھائی کا اصرار

بڑھ گیا۔ تو انہوں نے کہا بہت اچھا میں روزہ کھول دیتا ہوں چنانچہ انہوں نے کھانا کھا لیا۔ پھر رات کا کھانا کھانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد انصاری دوست نے نفل ادا کرنے شروع کئے۔ تو مہاجر بھائی نے انہیں پکڑ لیا۔ اور کہا تم گھر میں جاؤ اور سو رہو۔ میں تمہیں نفل نہیں پڑھنے دوں گا۔ تہجد کے وقت میں تمہیں جگا دوں گا۔ خیر وہ گھر جا کر سو گئے۔ اور رات کے آخری حصہ میں مہاجر بھائی نے انہیں جگا دیا۔ اور انہوں نے نماز تہجد ادا کی۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو میرا بھائی مقرر کیا ہے۔ اس نے کل

مجھے عبادت سے محروم رکھا

ہے۔ میں دن کو روزہ رکھتا تھا۔ اور ساری رات نفل ادا کیا کرتا تھا۔ لیکن اس نے نہ مجھے روزہ رکھنے دیا۔ اور نہ ساری رات نفل ادا کرنے دیئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نے جو کچھ کیا ہے درست کیا ہے۔ جو طریق تم نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ لنفسك عليك حق ولزوجك عليك حق۔ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس اسلام نے اپنے احکام میں انسان کی ذات کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ پھر نفس میں بیوی اور دوسرے رشتہ داروں کو بھی شامل کیا ہے۔
رشتہ داروں کے علاوہ

دوسرے افراد کے متعلق

ہم دیکھتے ہیں تو ان کے متعلق بھی شریعت میں احکام موجود ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آؤ تو نہا کر آؤ۔ پیاز لہسن یا اور کسی قسم کی بدبودار چیز کھا کر نہ آؤ۔ کپڑے دھو کر آؤ اور خوشبو لگا کر آؤ۔ نہانا اس لئے ضروری قرار دیا۔ کہ گندہ رہنے کی وجہ سے جسم میں ایک قسم کی بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ جو نہانے سے دور ہو جاتی ہے۔ خوشبو لگانے کا حکم اس لئے دیا۔ کہ بعض بیماریوں کی وجہ سے جیسے بغل گندہ ہوتی ہے۔ نہانے کے باوجود جسم سے بدبو آتی رہتی ہے۔ خوشبو اس قسم کی بو کے ازالہ کے لئے مفید چیز ہے۔ غرض جو بو عارضی ہوتی ہے اس کا بھی علاج کر دیا۔ اور بیماریوں کی وجہ سے جو مستقل بو پیدا ہو جاتی ہے اس کا بھی علاج کر دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ دیکھو انسان کے لئے یہ چیز بھی

ثواب کا موجب

ہے کہ اگر وہ رستہ میں کوئی لکڑی کا نشا یا گوبر پڑا ہوا دیکھے تو اسے دور کر دے اس کا یہ فعل بھی اس کے لئے نیکی شمار ہوگا۔ اب مسجد والے تو اس کے ہم مذہب تھے لیکن سڑک پر چلنے والے اس کے وطنی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور غیر وطنی بھی ہو سکتے ہیں۔ مسافر اور سیاح بھی ہو سکتے ہیں۔ پس اس حکم کے ذریعہ آپؐ نے تمام بنی نوع انسان تک اپنی ہمدردی کے دامن کو وسیع کرنے کا حکم دیا۔ پھر جیسا کہ میں سمجھتا ہوں۔ ایک قرآنی آیت سے بھی یہ استدلال ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں سے بھی

انسانی ہمدردی کا سلوک

کرنا چاہیئے۔ جن سے عام حالات میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ اب تک اس آیت کے جو معنے کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں کہ انسانی اموال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے جو زبان سے مانگ لیتے ہیں اور ان کا بھی حق ہے جو زبان سے مانگتے نہیں اور یا یہ معنے کئے جاتے ہیں کہ ان کے اموال میں انسان کا بھی حق ہے جو اپنی ضرورت خود بیان کر لیتا ہے اور جانور کا بھی حق ہے جو اپنی ضرورت خود بیان نہیں کر سکتا لیکن

میں سمجھتا ہوں

کہ گو اس کے یہ معنے بھی درست ہیں۔ جو اب تک کئے جاتے ہیں لیکن محروم۔ میں غیر ممالک کے رہنے والے اور غیر اقوام بھی شامل ہیں۔ جن تک انسان کی عام حالات میں پہنچ نہیں ہوتی۔ مثلاً ہم یہاں بیٹھے ہیں، انفرادی لحاظ سے ہم جاپانیوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتے ہاں قومی طور پر ہم چندہ کر کے جاپانیوں کی مدد کریں۔ تو وہ ہمارے اموال میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ پس اس لفظ میں وہ انسانی ہمدردی بھی شامل ہے جو عام حالات میں

انسان کی طاقت سے باہر

ہوتی ہے۔ عرب۔ مصر۔ ایران۔ افغانستان۔ چین۔ جاپان۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ ارجنٹائن۔ چلی۔ کینیڈا۔ برازیل۔ فرانس۔ جرمنی۔ سپین۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک میں جو لوگ آباد ہیں۔ ان سے ہمدردی کرنے کے ذرائع ہمارے پاس موجود نہیں۔ لیکن اگر ہم ایسے مواقع پر جب ساری قوم پر کوئی مصیبت آجایا کرتی ہے ان کی مدد کریں۔ تو اس طرح وہ ہمارے اموال میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ یورپین لوگوں نے اس بات کو مدنظر رکھا ہے۔ اور انہوں نے ریڈ کراس قسم کی سوسائٹیاں بنائی ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ چندہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر اور نرسیں وغیرہ ملازم رکھ لیتے ہیں۔ اور جب کسی قوم پر

کوئی بڑی مصیبت

آجائے تو اس کی مدد کو پہنچ جاتے ہیں۔ اس طرح وہ اس آیت کے مفہوم کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم ہمسایہ محروم میں اس لئے شامل نہیں کہ گو وہ ہم سے نہیں مانگتا لیکن اس کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ پس عدم علم کی وجہ سے محروم نہیں ہے۔ اسی طرح کراچی اور حیدرآباد (سندھ) کے رہنے والے محروم نہیں کیونکہ گو ہم ان کی براہ راست کوئی مدد نہیں کرتے۔ لیکن ہم گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ اور اس ٹیکس سے حکومت ان کی امداد کر رہی ہے لیکن ہندوستان اور چین والوں کی نہ ہم براہِ راست کوئی مدد کرتے ہیں اور نہ ہماری حکومت ان کی کوئی مدد کرتی ہے۔ اگر ہم اس قسم کے محروم لوگوں کی مدد کرنا چاہیں۔ تو وہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم ریڈ کراس یا ہلال احمر کی قسم کی بعض سوسائٹیاں بنا لیں۔ اور عام حالات میں اپنے اموال میں سے کچھ نہ کچھ بطور چندہ دیتے رہیں۔ تا اگر کسی قوم پر کوئی بڑی مصیبت آئے تو ان سوسائٹیوں کی وساطت سے ہم اس کی مدد کر سکیں۔ پس

اس آیت کے مطابق

میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو اس قسم کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں کہ وہ ان لوگوں کی مدد کو بھی پہنچ سکیں۔ جن تک عام حالات میں ان کی پہنچ نہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ اس قسم کے سامان پیدا کر دے۔ کہ ہم دوسرے لوگوں کی مدد کر سکیں تو ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ بلکہ پورے جوش کے ساتھ اس میں حصہ لینا چاہیئے۔

میں نے دیکھا ہے کہ متواتر اس قسم کے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ جب کسی ناگہانی بلا کے وقت مصیبت زدوں کی مدد کی گئی۔ تو اس کا اثر ایک لمبے عرصہ تک علاقہ میں رہا۔ پچھلے دنوں ایک کار کی ٹکر کا واقع لالیاں میں ہو گیا تھا۔ حکومت کے افسران نے جماعت سے کہا کہ اس وقت ہم تو مصیبت زدگان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ آپ ہی ان کی مدد کریں اس پر کچھ دوست وہاں گئے اور انہوں نے مدد کی۔ اس کی وجہ سے دس پندرہ دن تک علاقہ میں شور رہا کہ فلاں موقع پر احمدیوں نے یہ کیا۔ احمدیوں نے

مصیبت زدگان سے ہمدردی کا سلوک

کیا۔ ان کی مرہم پٹی کی۔ اور انہیں مناسب جگہوں پر پہنچایا۔ پھر پچھلا سیلاب آیا تھا۔ یہ موقع بھی ایسا تھا کہ مصیبت زدگان سے ہمدردی کا اظہار کیا جاتا اور جماعت نے ایسا کیا بھی۔ اب پھر سیلاب آیا ہے۔ اس موقعہ کو بھی ہمیں ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔ اس موقع پر اگر دفاتر میں چھٹی بھی کر دی جائے تو کوئی حرج نہیں مثلاً آخری جمعرات کو ہمارے دفاتر اور دیگر ادارے بند رہتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے دفاتر میں ایسا نہیں ہوتا۔ مجھے بعض دوستوں نے معین صورت میں کہا ہے کہ جب گورنمنٹ کے اداروں میں اس قسم کی چھٹی نہیں ہوتی۔ تو ہمارے مرکز میں ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ میں اس کی تحقیقات کر رہا ہوں۔ لیکن اگر آخری جمعرات کو چھٹی ضروری ہے تو ایسے مواقع پر کیوں چھٹی نہیں دی جاتی۔ تا مصیبت زدگان کی امداد کی جائے۔ یا سڑکوں کی مرمت کی جائے تاکہ لوگوں کے تعلقات جو منقطع ہو جاتے ہیں۔ وہ دوبارہ قائم ہو جائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کئی احمدی اس بات سے چڑ جاتے ہیں کہ جن لوگوں کی ہم مدد کرتے ہیں وہی کچھ عرصہ کے بعد

ہم سے دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں،

لیکن یہی چیز تو مزہ دیتی ہے کیونکہ اگر وہ لوگ جن کی خدمت کی جائے۔ مخالفت کرنے لگ جائیں۔ تو ہمارا دل اس بات پر خوش ہوگا کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ انسان کی خاطر نہیں کیا بلکہ اللہ تعالےٰ کی خاطر کیا ہے۔ اس لئے تم اپنا کام کرتے چلے جاؤ۔ اور اس بات کا خیال نہ آنے دو۔ کہ دوسرے لوگ تمہاری مخالفت کرتے ہیں۔ یا تمہاری خدمت کی قدر کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ بار بار فی سبیل اللہ کے الفاظ بیان فرماتا ہے کہ تم جو نیکی بھی کرو۔ خدا تعالےٰ کی خاطر کرو۔ اس لئے چاہے تم سو دفعہ نیکی کرو۔ اور جن سے تم نیکی کرو۔ وہ سو دفعہ تمہاری مخالفت کریں۔ وہ تمہارے دشمن ہو جائیں۔ مگر تم نیکی کو ترک نہ کرو۔ آخر قیامت کے دن انہیں کو پکڑا جائے گا۔ اور تمہارے گلے میں سو سو ہار پڑیں گے پس تم میں سے کسی کو اس بات کا خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ تمہارے حسن سلوک کی کوئی قدر بھی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے۔ خدا تعالےٰ کی خاطر کرنا ہے اور وہی تمہاری

نیکی کا بدلہ دے گا

تم نے جو کچھ کرنا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہی اس کا اجر دیگا۔ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص اس احسان کو بھول جاتا ہے۔ یا اس کے احسان کی قدر نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم احسان کرتے چلے جاؤ اور ہمارا خدا ایسا ہے کہ اس نے نیکی کرنے والے کے لئے ثواب کے اتنے

رستے کھولے ہیں کہ ان کی کوئی حد ہی نہیں۔ اس لئے ایسے فعل پر کسی مسلمان کے دل میں انقباض پیدا ہونا یا نفرت اور حقارت کا جذبہ پیدا ہونا اور دل میں گرہ پڑنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دیتا ہے تو تمہیں

چڑنے کی ضرورت نہیں

اس کی گالی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو گالی دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے اسے دعائیں دیتے ہیں۔ اب دیکھو اس شخص کی گالیوں نے کیا بنانا تھا۔ اگر کچھ بنانا ہے۔ تو فرشتوں کی دعاؤں نے بنانا ہے ....

غرض تمہیں اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ لوگ تمہاری خدمت کو بھول گئے ہیں۔ وہ بے شک بھول جائیں۔ جس ذات کے لئے تم نے ان کی خدمت کی تھی وہ اسے نہیں بھول سکتی۔ خدا تعالےٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ اس کا بہتر اجر تمہیں دے گا۔

امام غزالیؒ

نے ایک کہانی بیان کی ہے جسے حدیث کہا جاتا ہے لیکن وہ حدیث نہیں۔ مگر چونکہ کہانیوں سے بھی بعض اسباق ملتے ہیں اس لئے صوفیاء اپنی کتابوں میں ایسی کہانیاں بھی درج کر لیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوں گے۔ اور آپ کی اُمت بھی کھڑی ہوگی۔ کہ جہنم میں یکدم جوش پیدا ہوگا۔ اور اس کی آگ باہر پھیلنی شروع ہو جائے گی۔ اسے دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ساری امت دعا کرنے لگ جائے گی۔ وہ گریہ وزاری کرے گی لیکن آگ برابر بڑھتی چلی جائے گی۔ اتنے میں جبریل ایک پتیلا لائیں گے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں گے یا رسول اللہ اس پتیلے میں پانی ہے آپ اس پانی کو لیں۔ اور آگ پر چھڑکیں۔ اس سے آگ بجھ جائیگی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

دریافت فرمائیں گے کہ اس پتیلا میں کیسا پانی ہے تو جبریل جواب دیں گے اس میں

امّت کے گناہ گاروں کے آنسو ہیں

اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔ کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے میں اس ادعا کو لچر اور لغو سمجھتا ہوں۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ امام غزالیؒ نے اس واقعہ کو صرف نصیحت کے رنگ میں نقل کر دیا ہے۔ اگر یہ حدیث ہوتی تو اسے کوئی معتبر محدث اپنی معتبر کتاب میں بھی بیان کرتا لیکن اسے کسی معتبر محدث نے بیان نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ صوفیاء نے بہت سی باتیں ایسی نقل کر دی ہیں۔ جو لکھی تو حدیث کے رنگ میں گئی ہیں۔ لیکن وہ احادیث نہیں۔ محدثین کا خیال ہے کہ جس بات میں کوئی نصیحت پائی جائے۔ صوفیاء اسے نقل کر دیتے ہیں۔ وہ اسے پرکھتے نہیں۔ اس قسم کی روایات میں سے یہ واقعہ بھی ہے اس میں

ایک سبق ہے

جو قابل قدر ہے۔ اور وہ سبق یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی کرتا ہے اور پھر خدا تعالےٰ کے سامنے روتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ باقی یہ بات بالکل لغو ہے۔ کہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت کے اقطاب اور اولیاء کی دعاؤں نے کوئی اثر نہ کیا۔ وہاں گناہ گاروں کے آنسوؤں نے اثر کر دیا۔ اتنا حصّہ بالکل لچر اور پوچ اور بیہودہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گناہ گار کا رونا اور ان کی گریہ زاری کرنا ان کے

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

بن جاتا ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ کہ ان کے آنسو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اور صحابہؓ کی دعاؤں سے بھی بڑھ گئے۔ پس ذکر ٹی کے طور پر اس واقع میں ایک خوبی پائی جاتی ہے جو قابل قدر ہے لیکن یہ کہنا کہ یہ حدیث ہے میں اسے درست نہیں سمجھتا بہرحال اگر کوئی انسان ظلم کرتا ہے تو اسے خدا تعالےٰ کے سامنے جھکنا چاہیئے اور اپنی غلطی کی معافی طلب کرنی چاہیئے۔ باقی یہ کہ لوگوں کی بددعائیں خواہ ظالمانہ ہوں خدا تعالےٰ تک چلی جاتی ہیں اور وہ انہیں قبول کر لیتا ہے درست نہیں۔ اگر بددعائیں کام دیں تو ہمارے لئے تو سارے مولوی بددعائیں کرتے ہیں۔ ایسے مولوی بھی موجود ہیں جو شیعوں پر رات دن ہم پر لعنت ڈالتے رہتے ہیں۔ اگر ان باتوں میں کوئی اثر ہوتا تو یہ سلسلہ کبھی کا ختم ہو جاتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر یہ انسانی کام ہوتا تو یہ سلسلہ تو کبھی کا ختم ہو جاتا۔

پس اس امر کو یاد رکھو کہ

ہمارا خدا منصف اور وفادار ہے

وہ ہمیشہ انصاف سے کام لیتا ہے وہ صرف اس کو پکڑتا ہے جو غلطی کرتا ہے۔ اور جو شخص غلطی نہیں کرتا وہ اسے کچھ نہیں کہتا۔ دین کے بارے میں تم حق پر ہو اس لئے خدا تعالےٰ دین کے بارہ میں دوسرے لوگوں کو ہی پکڑے گا۔ تمہیں نہیں پکڑے گا۔ اگر تم کسی سے حسن سلوک کرتے ہو اور وہ تمہارے احسان کی ناقدری کرتا ہے تو بدلہ تو خدا نے دینا ہے وہ اسے دیکھ رہا ہے اگر وہ شخص تمہارے احسان کی قدر نہیں کرتا بلکہ تم پر ظلم کرتا ہے تو تمہیں خدا تعالےٰ سے اس کے بدلہ کی امید کرنی چاہیئے۔ ایک تو تمہارے احسان کا بدلہ تمہیں ملے گا اور دوسرے تم پر ظلم کرنے کی وجہ سے تمہارے احسان فراموش دشمن کی نیکیاں بھی تمہیں مل جائیں گی لیکن یہ یاد رکھو کہ شریف طبقہ ہر قوم میں ہوتا ہے۔ دہریوں میں بھی شریف ہوتے ہیں۔ پھر مسلمان کے کان میں تو قرآن کریم کے الفاظ رات دن پڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے کوئی نہ کوئی درجہ شرافت کا اس میں ضرور موجود ہوتا ہے۔ پس تم کیوں سمجھتے ہو کہ تمہاری نیکی ان پر اثر نہیں کرے گی۔ ممکن ہے تمہاری نیکی دیکھ کر وہ بھی اس قسم کا کام کرنا شروع کر دیں اور اس طرح ان میں بھی

قوم، ملک، اور حکومت کی خدمت

کا جذبہ پیدا ہو جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو تمہیں اس بات کا بھی ثواب ملے گا کہ تم نے نیکی کی اور اس بات کا بھی ثواب ملے گا کہ تمہاری وجہ سے دوسرے کئی لوگوں نے نیکی کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے ذریعہ کوئی دوسرا آدمی ہدایت پا لیتا ہے تو اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک ثواب تو اس کی اپنی نیکی کا ہوتا ہے اور ایک ثواب اس شخص کی نیکی کا ملتا ہے جو اس کے ذریعہ ہدایت پاتا ہے۔ فرض کرو تمہاری وجہ سے پاکستان کے لوگ ہدایت پاتے ہیں اور تمہاری تعداد ایک لاکھ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم میں سے ہر ایک کو ۸۰ آدمیوں کی نیکی کا ثواب ملے گا۔ ایک آدمی کی نیکی بھی بڑی چیز ہوتی ہے اور وہ آسمان اور زمین کو بھر دیتی ہے۔ پھر اگر کسی کے ذریعہ ۸۰۰ اشخاص ہدایت پا جائیں اور ان ۸۰۰ اشخاص کی نیکیوں کا ثواب بھی اسے ملے تو پھر اس کی نیکیوں کو رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ ہی سامان کرے تو کرے ورنہ زمین و آسمان میں اس کی نیکیاں سما نہیں سکیں گی۔ پس دوست اس قسم کے

نیکی کے مواقع کو ضائع نہ کریں

بلکہ ان مواقع پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کریں۔ اگر تمہارے عمل کو دیکھ کر دوسرے لوگوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ تو یقیناً اس سے ہمارے ملک کا معیار اخلاق بلند ہو جائے گا۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ حفیظہ بی بی صاحبہ کو ایک طویل عرصہ سے پسلیوں میں تکلیف کی وجہ سے اکثر دورے پڑتے ہیں۔ بیماری زیادہ زور پکڑ گئی ہے احباب جماعت و درویشان سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے میری ہمشیرہ صاحبہ کو کامل شفا عطا کرے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (نصیر احمد شاہد پسر میراں حضرت میاں بشیر احمد صاحب۔ ربوہ)

عید کی قربانیوں کا مسئلہ

جانور اور نقد رقم کا سوال

از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب مدظلہ العالی

آج کل بعض حلقوں میں عید کی قربانیوں کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ اور بعض علماء بھی (گو ان کی تعداد بہت قلیل ہے) اس طرف مائل نظر آتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں عید کے موقعہ پر جانوروں کی قربانی کی جگہ کسی قومی فنڈ میں نقد روپیہ جمع کرا دینا بہتر ہے۔ کیونکہ فی زمانہ جانوروں کی قربانی میں ملکی دولت کا ضیاع ہے وغیرہ وغیرہ یہی سوال مجھ سے ایک معزز غیر احمدی دوست نے ۱۹۵۰ء میں بھی کیا تھا۔ جس کا جواب میری طرف سے الفضل کی چار اشاعتوں میں اگست و ستمبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا تھا۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ وقت کی ضرورت کے پیش نظر ان چار مضمونوں کو رسالہ کی صورت میں اکٹھا کر کے شائع کر دیا جائے تو انشاء اللہ مفید ہو گا۔ سو جو دوست اس بارے میں کوئی مزید سوال دریافت کرنا چاہیں۔ وہ مجھے لکھیں تاکہ اگر ضروری ہو تو اس سوال کا جواب بھی مجوزہ رسالہ میں شامل کر دیا جائے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ پہلے میرے شائع شدہ چاروں مضمونوں کو غور سے پڑھ لیا جائے۔ اگر ان کے سوال کا جواب پہلے مضمونوں میں آچکا ہے تو سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا وقت یونہی ضائع نہ ہو۔

میرے یہ مضامین ذیل کی چار قسطوں میں شائع ہوئے تھے:۔

(۱) الفضل ۱۸ راگست ۱۹۵۰ء
(۲) الفضل ۱۹ راگست ۱۹۵۰ء
(۳) الفضل ۲۰ راگست ۱۹۵۰ء
(۴) الفضل ۹ ر ستمبر ۱۹۵۰ء

ان مضمونوں کے پڑھنے کے بعد بھی اگر ضرورت سمجھی جائے تو مزید سوال بھجوایا جائے۔ ورنہ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ خدا کے فضل سے یہ مضامین کافی جامع ہیں اور ان کو معمولی نظر ثانی کے بعد شائع کر دینا کافی ہو گا۔ واللہ الموفق

(خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ربوہ ۵۹/۷/۱۲)

خدام الاحمدیہ خدمتِ خلق کیلئے تیار ہو جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی ——— ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا یہ اہم نوٹ سیلاب کے ایام میں الفضل میں شائع ہوا تھا۔ جبکہ راستے بند ہونے کی وجہ سے الفضل بیرونی جماعتوں تک نہیں پہونچ رہا تھا۔ اب چونکہ راستے کھل گئے ہیں اور اخبار بیرونی احباب تک پہنچنے لگا ہے۔ اس لئے افادہ احباب کے لئے اسے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے ——— یاد رہے کہ ابھی موسم برسات کا آغاز ہے۔ اور سیلاب کا خطرہ موجود ہے۔ اس لئے بیرونی جماعتوں کو اس سلسلے میں چوکس رہنا چاہیئے

——— ادارہ

اس سال غیر معمولی طور پر برسات کے شروع میں ہی سیلاب کا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور پنجاب کے سارے دریاؤں میں عدیم المثال طغیانی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ ایسے سیلابوں میں جانوں اور مالوں کا بے پناہ نقصان ہوا کرتا ہے۔ بے شمار جانیں ضائع جاتی یا زخمی ہوتی ہیں جن میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں اور بیماروں اور پھر خصوصیت سے غریبوں اور بے سہارا لوگوں پر زد پڑتی ہے اور یہی وہ طبقہ ہے جو زیادہ ہمدردی اور زیادہ امداد کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اجناس کے ذخیروں اور فصلوں اور مکانوں اور مکانوں کے سامانوں اور رستوں اور پلوں اور ریلوں اور نہروں اور مویشیوں وغیرہ کے نقصان کا تو کوئی حد و حساب ہی نہیں ہوتا پس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق اس موقعہ پر آگے آئیں اور مخلوقِ خدا کی خدمت کا ثواب کمائیں۔ ڈوبتے ہوؤں کو بچائیں۔ ملبہ کے نیچے دبے ہوؤں کو نکالیں۔ زخمیوں کو دوائیں مہیا کریں۔ بھوکوں کو کھانا کھلائیں۔ شکستہ مکانوں کی مرمت کریں۔ مصیبت زدہ لوگوں کو حفاظت کے مقامات تک پہنچائیں اور مویشیوں اور اجناس کے ذخیروں اور سامانوں کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ اور جہاں جہاں حکومت کو بے یار و مددگار لوگوں کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو ان کی مدد کو فوراً پہنچیں۔ اور اس امداد میں مذہب و ملت کا کوئی لحاظ نہ رکھیں۔ ہمارا خدا سب کا خالق و مالک ہے۔ پس اس کی مخلوق کو جہاں بھی اور جیسی بھی امداد کی ضرورت ہو ۲

۲ خدام الاحمدیہ چست بندگانِ خدا کی طرح لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجانے چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ومن کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ

ترجمہ:۔ یعنی جو شخص اپنے کسی بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ربوہ ۵۹/۷/۶

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں ۱۸

سالانہ اجتماع - بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء بروز جمعہ - ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جیسا کہ خدام کو معلوم ہے ہمارا یہ اجتماع مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس میں انہیں مذہبی، اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت ہماری آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے اس اجتماع میں خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے۔

اجتماع کی تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً الفضل اور خالد میں شائع کی جاتی رہیں گی۔ قائدین مجالس اور اراکین مجالس کو ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے پوری تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اپنے اس اہم اور قومی اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قبولیت دعا کا گر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کروانے والوں کو صحیح طریق اختیار کرنے کی ہدایت یوں فرمائی ہے:۔

"جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کروں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے۔ خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے، اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جو طرز اور جس رنگ کی خدمت جن سے بن پڑے کریں"

موجودہ وقت میں جو دوست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں وہ بیرونی ممالک میں اسلام کے نور کو پھیلانے کے لئے تعمیر ہونے والی مساجد میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتے رہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بیرونی ممالک میں خدمت دین کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

جو احباب خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے زندگی وقف نہیں کر سکتے۔ وکالت تبشیر ایسے احباب کو بھی خدمت دین کے مواقع بہم پہنچانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ پس ایسے احباب جو انگریزی تحریر و تقریر میں مہارت رکھنے کے ساتھ کسی دنیوی فن (مثلاً ڈاکٹری یا صنعت و حرفت کے ماہر ہوں) نیز دینی معلومات کی وسعت اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں اور بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے ایک معین عرصہ وقف کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت تبشیر میں بھجوا دیں۔

نام - ولدیت - عمر - صحت - سن بیعت اور مکمل پتہ ...

(وکیل التبشیر - ربوہ)

درخواست دعا:- میری ہمشیرہ صفیہ پروین عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (محمد امین کریانوالہ ضلع لائلپور)

حصہ آمد کے موصی اصحاب یاد رکھیں - کہ

ان کو گذشتہ سال کا حساب صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنی گذشتہ سال (یکم مئی ۵۸ء لغایت ۳۰ اپریل ۵۹ء) کی آمدنی سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ اس آمدنی کو بتانے کے لئے ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا رہے ہیں جس قدر جلد وہ ان فارموں کو پُر کر کے واپس فرمائیں گے اسی قدر جلد ان کو ان کے حسابات مکمل پہنچ جائیں گے۔ اس مرتبہ دفتر کے طریق کار میں کچھ ایسی مناسب تبدیلی کر دی گئی ہے کہ دو دو کام (فارم ہائے اصل آمد کی موصی اصحاب کو ترسیل اور یہ فارم پر ہو کر واپس آنے کے بعد حسابات کی روانگی) ساتھ ساتھ ہوتے رہیں۔ اگر کسی صاحب کو فارم اصل آمد پر کر کے واپس کر دینے کے بعد دو ہفتہ تک ان کا حساب نہ ملے تو وہ مطلع فرمائیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حسابات کی تکمیل و ترسیل صرف اور صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فارم اصل آمد پر ہو کر دفتر کو واپس مل جائے۔ اس کے بغیر حصہ آمد کے کسی موصی کا حساب مکمل نہیں ہو سکتا اور نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے گذشتہ سال اپنا پورا حصہ آمد ادا کر دیا ہے یا نہیں

بعض دوستوں نے کئی کئی سالوں سے فارم ہائے اصل آمد پر کر کے واپس نہیں کئے انہیں خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ قاعدہ کی رو سے ایسے اصحاب بقایا دار زائد از چھ ماہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کی وصیت پر اس کے نتیجہ میں منسوخی کے لئے غور ہو سکتا ہے۔ گو ان کی طرف سے حصہ آمد وصول ہو رہا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ زینب بی بی صاحبہ (دختر شیخ محمد عبد اللہ صاحب انبالوی مرحوم) آٹھ نو سال سے بیمار تھیں اور میرے پاس مقیم تھیں۔ ہم نے اس کے علاج کی حتی المقدور کوشش کی۔ لیکن مورخہ ۲۸ ۵/۵۹ بروز جمعرات ۸½ بجے شام پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مولائے حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ۲۹ ۵/۵۹ بروز جمعہ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ نے اپنی زندگی کے آخری نو دس سال بڑی تکلیف میں گذارے۔ لیکن نمازوں میں زرد دل سے حضرت اقدس کی صحت اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتی تھیں۔ اپنی وصیت کا حصہ جائیداد و ماہ قبل ادا کر دیا تھا۔ تحریک جدید کے دفتر اول سے چندہ میں شریک تھیں اور آخر تک ہر سال چندہ ادا کرتی رہیں۔ خود بہت تکلیف تھی۔ لیکن احمدیت کی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک لڑکا عمر بیس اکیس سال اور ایک لڑکی عمر ۱۷ ۱۸ سال ثریا چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کی اور ان کی اولاد کو احمدیت پر قائم رکھے۔ آمین۔

(شیخ محمد علی انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی)

(۲) مورخہ ۱۰ ۷/۵۹ بروز جمعۃ المبارک میری بھاوجہ صاحبہ یعنی بیگم صاحبہ خان اختر احمد خانصاحب ایگریکلچرل انجنیئر زراعتی کالج لائلپور قریباً اڑھائی ماہ بیمار رہ کر میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی تجہیز و تکفین لائلپور میں کی گئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بچے چھوڑے ہیں۔ مرحومہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب مرحوم آف قادیان کی بہو تھیں۔ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ صالح احمد خاں لائلپور

رسالہ ایک غلطی کا ازالہ "مفت"

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" خوبصورت ٹائپ پر طبع کرایا گیا ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ کے لئے ضرورت کے مطابق بلا قیمت طلب فرمائیں۔ احباب اس کار خیر کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کوائف عالم

امریکہ میں بیروزگار لوگوں کی تعداد ساڑھے چھ کروڑ ہے

وزارت تجارت اور وزارت محنت کے ایک مشترکہ بیان میں روزگار سے متعلق ان اعداد و شمار کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بقدر سات لاکھ کم ہو کر ۳۷ لاکھ رہ گئی ہے۔

مذکورہ دونوں وزارتوں نے بیان کیا ہے کہ پچھلے مہینے برسر روزگار امریکیوں کی تعداد میں بارہ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ برسر روزگار افراد کی تعداد میں جو موسمی اضافہ ہوتا ہے یہ اضافہ اس سے زیادہ ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ عمارت سازی اور دیرپا اشیاء تیار کرنے کی صنعتوں میں ملازموں کی تعداد میں اضافہ ہو جانا ہے۔ یہ دوسرا مہینہ ہے جس میں بے روزگار لوگوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے۔ موسم بہار کے مہینوں میں موسمی کمی بیشی کا لحاظ رکھنے کے بعد بے روزگاری کی شرح چھ فی صدی تھی۔ مارچ میں یہ شرح گر کر ۵ء۸ فیصدی اور اپریل میں ۳ء۵ فی صدی رہ گئی ہے

امریکہ بین الاقوامی اٹیمی ادارے کو ۵۰۷۰ کیلوگرام یورے نیم دیگا

پچھلے مہینے ریاست ہائے متحدہ امریکہ بین الاقوامی اٹیمی ادارے کو پانچ ہزار کیلوگرام یورے نیم ۲۳۵ دینے پر راضی ہو گیا ہے۔ یہ یورینیم ادارے کے دوسرے رکن ممالک کے استعمال کے لئے فراہم کیا گیا ہے

اس کے علاوہ امریکہ اس بات پر بھی راضی ہو گیا ہے کہ دوسرے ملک جس قدر یورینیم نمبر ۲۳۵ دیں گے وہ اس کی مجموعی مقدار کے برابر مزید یورے نیم دے گا۔ چنانچہ روس کے پچاس کیلوگرام اور برطانیہ کے بیس کیلوگرام یورے نیم دینے پر رضامند ہونے کی صورت میں امریکہ اس کا پابند ہو گیا ہے کہ وہ ستر کیلوگرام یورے نیم ادا کرے۔

اس ایندھن کی جو مقدار پیش کی گئی ہے وہ اس تحقیقاتی اٹیمی بھٹیوں یا دوسری صنعتی بھٹیوں کو غیر معین مدت کے لئے کفایت کرے گی۔

سان فرانسسکو میں عمر خیام کی رباعیوں کے ترجمے کی صد سالہ تقریب منائی گئی

فٹز جیرالڈ نے "رباعیات عمر خیام" کا جو منظوم ترجمہ کیا تھا۔ پچھلے مہینے سان فرانسسکو میں اس کی صد سالہ تقریب منائی گئی۔ اس موقعہ پر سائنسدان اور شاعر کی حیثیت سے خیام کی ہمہ گیر اختراعی قابلیتوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور امریکی اور ایرانی رہنماؤں کے اجتماع میں خیام کا کلام پڑھ کر سنایا گیا، ایرانی رقص اور لوک گیت پیش کئے گئے۔

اس خصوصی پروگرام کے علاوہ کیلیفورنیا یونیورسٹی میں "رباعیات" کے نایاب اور پرانے ایڈیشنوں کی ایک نمائش بھی منعقد ہوئی اور ڈی ینگ میوزیم میں پرانی ایرانی کتابی تصویروں کی بھی ایک نمائش منعقد ہوئی۔

درخواست دعا

مکرم ملک فضل الدین صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین

(اہلیہ ملک فضل دین محلہ دار الصدر غربی)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون: دفتر لاہور ۴۴۹ — جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸ — دفتر اے گروپ سرگودھا ۲۱۶۳-۲۷۸ — دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ — جنرل منیجر اے گروپ سرگودھا ۲۱۶۳

ملٹی سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½		۶ ½	۷ ½	۸/۴۵	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵ ½	۷-۱۵	۸ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۴	۱۵	۱۷	۱۹
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ½	۱۰-۳۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ½	۱۰-۳۰	۱۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیوالہ	۱۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودھا	۶	۶-۱۵									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل منیجر)

مارچ میں امریکی درآمدات کا نیا ریکارڈ

امریکی وزارت تجارت نے اعلان کیا ہے کہ مارچ میں امریکہ کی عام درآمدات کی مالیت ایک ارب ۳۰ کروڑ ۹ لاکھ ڈالر کے ایک نئے ریکارڈ کی سطح تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت تجارت کا کہنا ہے کہ مارچ کی درآمد فروری کی ایک ارب ۱۱ کروڑ ۱۸ لاکھ ڈالر مالیت کی غیر معمولی درآمد سے بھی ۱۶ فیصدی اور مارچ ۱۹۵۸ء کی ایک ارب ۷ کروڑ ۱۲ لاکھ ڈالر مالیت کی درآمد سے ۲ فیصدی زیادہ رہی اور مارچ ۱۹۵۹ء کی درآمد دسمبر ۱۹۵۸ء میں قائم شدہ سابقہ ماہانہ ریکارڈ درآمد کی مالیت یعنی ایک ارب ۲۵ کروڑ ۴۲ لاکھ ڈالر سے چار فی صدی زیادہ رہی ہے۔

وزارت تجارت نے بتایا ہے کہ ۱۹۵۹ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ کی تمام درآمدات کی مالیت تین ارب ۵۷ کروڑ ۳۱ لاکھ ڈالر رہی جو کسی بھی تین مہینوں میں درآمد کا ایک نیا ریکارڈ ہے۔

امریکی کمپنی ترکی میں تحقیقاتی مرکز قائم کرے گی

امریکہ کی مشین اینڈ فاونڈری کمپنی کے اٹیمی شعبے نے ترکی کے اٹیمی توانائی کمیشن کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت وہ تیس لاکھ کے صرفہ سے اٹیمی تحقیق کا ایک مرکز قائم کرنے میں مدد دے گا۔ ترکی میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا مرکز قائم ہوگا اور استنبول کے قریب بحیرہ مارمورا کے کنارے واقع ہوگا۔ اس مرکز کے ۱۹۶۱ء تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔

اس معاہدہ کے تحت امریکی مشین اینڈ فاونڈری کمپنی ایک میگاواٹ طاقت کی "حوض میں رکھی جانے والی" اٹیمی بھٹی اور تجربہ گاہ کے دوسرے تمام آلات کا نمونہ بنائے گی اور انہیں تیار کرے گی۔

ترکی کا اٹیمی توانائی کمیشن اس مرکز کو ملکی معیشت کے فائدے کے لئے اٹیمی تحقیق اور ترک سائنسدانوں اور انجینئروں کو تربیت دینے کے لئے استعمال کرے گا اسے امریکی تربیت یافتہ اور وہیں تربیت یافتہ ترک سائنسدان اور انجینئر چلائیں گے۔

اٹیمی حرارت سے سمندری پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کرنے کا امریکی منصوبہ

امریکی وزیر داخلہ فریڈ اے سیٹن نے حال ہی میں بیان کیا ہے کہ کئی مرحلوں میں پانی مقطر کرنے کے ایک تجرباتی کارخانہ میں اٹیمی حرارت کی مدد سے روزانہ کوئی دس لاکھ گیلن سمندری پانی کو تازہ پانی میں تبدیل کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سمندری پانی کو بڑے پیمانہ پر مقطر ہونے کے لئے اٹیمی توانائی کو حرارت کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرنے کے امکان کا جو مطالعہ کیا ہے وہ قطعی طور پر حوصلہ افزا ہے۔

سیٹن نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اٹیمی بھٹی کی حرارت کو پانی مقطر کرنے کے عمل میں استعمال کرنے سے . . . . قبل "کئی فنی امور طے کرنے ضروری ہیں"۔

انہوں نے کہا کہ سمندری پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کرنے والے پہلے کارخانے کی جگہ اس مہینہ کے آخر تک منتخب کر لی جائے گی۔

امریکہ نے کم از کم پانچ تجرباتی کارخانے بنانے کے لئے ایک کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں تاکہ ان کارخانوں میں سمندری یا نمکین پانی سے زراعتی صنعتی شہری اور دوسرے کاموں میں استعمال کے قابل پانی تیار کیا جائے

وزیر داخلہ مسٹر سیٹن نے کہا کہ "دنیا کے بے آب علاقوں کے لئے کم لاگت سے بڑی مقدار میں پانی تبدیل کرنے کا خواب ایک حد تک حقیقت سے قریب ہو گیا ہے۔"

مشرق قریب اور جنوبی ایشیاء سے متعلق امریکی عزائم

مشرق قریب اور جنوبی ایشیائی امور سے متعلق امریکہ کے مددگار وزیر خارجہ ولیم ایم راؤنٹری نے دوبارہ اس بات پر زور دیا ہے کہ امریکہ کے امدادی پروگرام کا مقصد طاقتور اور خود مختار قوموں کی ترقی کی حمایت کرنا ہے۔

راؤنٹری نے سینٹ کے خارجی تعلقات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے مندرجہ ذیل امریکی مقاصد گنائے۔

اول قوی طاقتور اور خود مختار قوموں کی ترقی کی حمایت کرنا جو بین الاقوامی اشتراکیت کی تخریبی کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے قابل اور اس کے لئے آمادہ ہوں

دوسرے اگر اس علاقہ کی قومیں اس بات کی درخواست کریں تو ان کی حفاظت میں حصہ لینا اور یہ تسلیم کرنا کہ ان کا تحفظ ہماری حفاظت ہے

تیسرے اس علاقے کے ملکوں کے اختلافات کو اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کے مطابق حل کرنے کے لئے ان ملکوں کی حوصلہ افزائی کرنا

چوتھے مشرق قریب اور جنوبی ایشیاء کے ملکوں کی معاشی ترقی میں امداد دینا۔

(ماخوذ)

خدام کی امدادی پارٹیاں سیلاب زدہ دیہات میں بدستور مصروف کار ہیں

کل خدام نے گرے ہوئے تین مکانوں کا ملبہ اٹھا کر دبا ہوا سامان نکالا

متعدد دیہات میں ادویہ کی مفت تقسیم۔ سرگودھا والی سڑک پر مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام

ربوہ ۱۴ جولائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی پارٹیاں ربوہ کے آس پاس سیلاب زدہ دیہات میں بدستور مصروف کار ہیں چنانچہ گرے ہوئے مکانوں کی ازسرِنو تعمیر کے انتظام اور وسیع پیمانے پر ادویہ کی مفت تقسیم کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کل بھی خدام کی ایک تعمیری پارٹی اور ایک طبی پارٹی نے متعدد دیہات میں جا کر نہایت محنت اور جانفشانی سے امدادی کام سر انجام دیا۔ کل خدام کی ایک تعمیری پارٹی لطف الرحمٰن صاحب محمود کی زیر قیادت موضع متھرو مسن روانہ کی گئی یہ خدام ایک فرلانگ کا زیر آب خطہ عبور کر کے گاؤں میں داخل ہوئے وہاں خدام نے ۔۔ایک ۔۔۔۔ شخص کے گرے ہوئے مکان کا ملبہ اٹھا کر چھت کی دبی ہوئی کڑیاں اور سینکڑوں کی تعداد میں اینٹیں نکال کر علیحدہ جمع کیں تاکہ مکان کی ازسرِنو تعمیر کے وقت یہ کام آسکیں۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اچانک ایک نقصان زدہ بوسیدہ دیوار آگری۔ اور تین خدام جو قریب ہی کھڑے تھے اس کی زد میں آنے سے بال بال بچے۔ اسی طرح خدام نے ایک اور شخص ۔۔۔۔۔ کے مکان کا ملبہ بھی صاف کر کے اینٹیں کڑیاں اور دروازے وغیرہ نکالے اور جگہ کو صاف کیا۔ علاوہ ازیں خدام نے ایک مکان کی دیواروں کی تعمیر میں بھی ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔

پوسٹ چونگی احمد نگر

سرگودھا والی سڑک پر احمد نگر کی جانب سڑک خراب ہونے کے باعث یک طرفہ ٹریفک کی اجازت ہے۔ اس لئے اکثر وہاں لاریاں آ جمع ہوتی ہیں مسافروں کی سہولت کے لئے وہاں شروع ہی سے ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دیا گیا تھا چنانچہ کل بھی خدام نے وہاں مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلانے کی خدمت سر انجام دی۔ محلہ دارالصدر شرقی اور دارالرحمت وسطی کے گیارہ اطفال نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور وہ دن بھر یہ ڈیوٹی خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔

طبی وفد کی خدمات

کل خدام کے ایک طبی وفد نے حمید احمد صاحب اختر کی زیر قیادت احمد نگر اور لبیرا وغیرہ دیہات کا دورہ کر کے وہاں ملیریا اور دوسری بیماریوں کی روک تھام کے سلسلے میں مفت ادویہ تقسیم کیں۔ اور متعدد مریضوں کو ہدایت کی کہ وہ ربوہ جا کر ہسپتال سے اپنے مرض کے مطابق دوائی حاصل کریں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ربوہ کے خدام اور انصار کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

میرے داماد عزیزم نور الحق صاحب کچھ عرصہ سے بعض عوارض میں مبتلا ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت خاص توجہ سے دعا صحت فرمائیں۔ (چراغ دین دارالرحمت وسطی ربوہ)